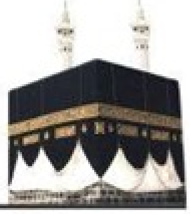

علی ابن ابی طالب

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

کے "بلا الف" خطبے کا "بلا الف" اردو ترجمہ

کفعمی نے مصباح (۱) میں روایت کی ہے کہ ایک روز رسول اللہؐ کے کچھ اصحابؓ آپس میں اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ کونسا حرف گفتگو میں سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ "الف" سب سے زیادہ استعمال ہونے والا حرف ہے اور کوئی شخص ایسا کلام نہیں کر سکتا جس میں "الف" نہ ہو۔ اس موقع پر امیر المومنین علیؑ بھی موجود تھے اور یہ گفتگو سن رہے تھے، آپ نے بلا تامل، فی البدیہ ایک خطبہ اس طرح سے ارشاد فرمایا کہ سب حاضرین حیرت زدہ ہو کر رہ گئے۔ آج بھی عقلیں آپ کے اس کلام پر محوِ حیرت ہیں۔ اس خطبے کا نام " خطبہ المونقۃ" رکھا گیا۔ جس کا معنی "حسن و بلاغت میں حیران کن" ہے۔ یہ خطبہ مختلف دیگر کتب میں بھی نقل ہوا ہے، البتہ الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ۔ اس خطبے پر غور کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ فی البدیہ ارشاد فرمایا جانے والا یہ اعجاز آفرین خطبہ دین اسلام کی تمام بنیادی تعلیمات کا خلاصہ بھی ہے۔ اس پہلو سے بھی اگر خطبے کو سامنے رکھا جائے اور پھر امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی زندگی کے تمام اعجاز آمیز پہلوؤں پر بھی ایک سرسری نگاہ ڈالی جائے تو انسان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ آپ واقعی مظہر العجائب ہیں۔

قارئین کرام کے پیش نظر نہ فقط ایک روایت کے مطابق " خطبہ المونقۃ" کی عربی عبارت بلکہ اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ ترجمہ جو اُردو کے ایسے الفاظ پر مشتمل ہے جن میں "الف" استعمال نہیں ہوتا، آزاد ترجمے کی حیثیت رکھتا ہے جو مفہوم کے قریب ترین رہتے ہوئے کیا گیا ہے۔ اس میں حجۃ الاسلام شیخ محمد شفا نجفی اور حجۃ الاسلام سید مزمل حسین نقوی کا تعاون حاصل رہا ہے۔ اردو جاننے والے اساتذہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ کام کس قدر مشکل ہے اور ایسا ممکن نہ تھا مگر باب مدینۃ العلم مولا مشکل کشا کی نگاہِ فیض رساں کے طفیل۔ ثاقب اکبر، صدر نشین البصیرہ، اسلام آباد۔

۱۔ الکفعمی، شیخ تقی الدین ابراھیم بن علی حسن، المصباح، طبع سوم، ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۹۸۳ء، موسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت لبنان، ص ۷۴۱

ابن ابی الحدید اپنی شرح نہج البلاغہ میں ناقل ہیں کہ ایک دن صحابہ کرام میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ حروف تہجی میں سب سے زیادہ کثیر الاستعمال حرف کون سا ہے؟ طے یہ ہوا کہ کلام میں ''الف'' بغیر کام نہیں چل سکتا۔ یہ سن کر علی ابن ابی طالب کھڑے ہو گئے، اور فی البدیہہ ایک ایسا خطبہ ارشاد فرمایا جو مفہوم کے اعتبار سے نہایت پر مغز اور بلیغ، لفظوں کے لحاظ سے انتہائی پر اثر، اور فصیح ہے، پھر لطف یہ کہ مقفیٰ ہوتے ہوئے بھی ابتداء سے آخر تک 'آورد' کی طرح الف سے بھی خالی ہے۔

اس خطبہ کے متعلق کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی اپنی کتاب مطالب السئول میں یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ یہ وہ خطبہ ہے جسے حضرتؑ نے علم بیان کی پوری رعایت کے ساتھ بغیر الف کے ارتجالاً پیش فرمایا ہے۔ یہ خطبہ آپ کے مختلف النوع علوم اور طرح طرح کے فضائل کا خزانہ ہے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ صرف عنایت ربانی تھی جس نے علوم و حکم کے باب صرف آپ کے لئے کھول رکھے تھے۔ یہاں تک کہ اس کے خالص اور طیب حصہ کو آپ کے لئے پیش کر دیا اور آپ کے قلب و زبان کے لئے معرفتِ حکمت و فصل خطاب کو مخصوص کر دیا۔

رفع اشتباہ۔ کسی صاحب کو یہ شبہ نہ ہو کہ اس خطبہ کے ترجمہ میں ''الف'' نہ لانے کا جو التزام کیا گیا ہے تو (معاذ اللہ) اس میں حضرتؑ کا مقابلہ مقصود ہے۔ بلکہ عاجز کے کلام سے مقتدر کے کلام کی رفعت و بلندی کا اندازہ لگائیں۔ اِدھر غور و فکر ہے اور اس طرف ارتجال، یہاں خاطی کا قلم ہے اور وہاں لسان اللہ کا دہن۔

'' کجا باب شہر علوم، اور کجا یہ ظلوم و جہول ''

مترجم

ترجمہ خطبۂ معجزہ بقید بلاالف

مستحق حمد ہے وہ معبود جس کی عظمت خیز منت مکمل نعمت، غضب سے بڑھی ہوئی رحمت، ہمہ گیر مشیت، محیط حجت، درست فیصلے مجھے دعوت حمد دے رہے ہیں۔

جس طرح کوئی ربوبیت سے متمسک، عبودیت میں مستغرق، توحید میں متفرد، لغزش سے بری، دھمکیوں سے خوف زدہ، محشر کی کسمپرسی میں بخششوں کی طرف متوجہ ہوکر معبود کی تعریف کرے، بعینہ یونہیں میں بھی مدح گستر ہوں۔

ہم معبود ہی سے رشد و مدد و رہبری کے متمنی ہیں، وہی ہستی ہم سب کے لئے مرکز تدین و موجب توکل ہے، عبد مخلص کی طرح ہم وجود معبود کے مقر ہیں، مومن متیقن کی طرح متفرد سمجھتے ہیں، مضبوط عقیدہ بندے کی طرح فرد فرید تسلیم کرتے ہیں، نہ کوئی ملک میں شریک ہے، نہ صنعت گری میں دستگیر، وہ مشیر و وزیر کے مشوروں سے برتر ہے، نیز مددومددکنندہ، ہم پشت و ہمسر کی ضرورت سے مستغنی، قدرت ہم سبکی لغزشوں کو خوب سمجھتی ہے مگر مخفی رکھتی ہے، وہ تو تہہ کی چیزوں سے بھی خبر رکھتی ہے، وہ حکومت میں سب کو منظم رکھتی ہے، حلم سے سرکشی کے وقت بھی عفو کے قلم کو حرکت دیتی ہے، لوگ بندگی کرتے ہیں تو قدرت عوض شکریہ پیش کرتی ہے، فیصلہ میں ہمیشہ عدل کو مدنظر رکھتی ہے، وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہیگی، معبود کی مثل و نظیر نہ کوئی چیز تھی، نہ ہے، نہ ہوگی، وہ ہر شے سے پہلے ہے ہم ہر شے کے بعد ہے، وہ عزت سے معزز ہے، قوت سے متمکن ہے، بزرگی کی وجہ سے مقدس ہے، برتری کی وجہ سے متکبر، چشم مخلوق نہ معبود حقیقی کو دیکھ سکتی ہے نہ کسی کی نظر محیط ہوسکتی ہے، وہ قوی و منیع، سمیع و بصیر، رؤف و رحیم ہے، وصف کنندہ معبود کی غیر محدود صفتوں کو دیکھکر گنگ ہے، بلکہ معرفت کے مدعی بھی حقیقی تعریف سے گم گشتہ ہیں، وہ نزدیک ہوتے ہوئے دور ہے، دور ہوتے ہوئے نزدیک ہے، یہ قدرت ہی تو ہے جو بندے کی دعوت پر لبیک کہتی ہے، رزق دیتی ہے بلکہ ضرورت سے بڑھ کر بھی بخش دیتی ہے، وہی تو مخفی مروت قوی شوکت کی مظہر نیز وسیع رحمت، تکلیف دہ عقوبت کی مصدر ہے، یہ وہی ہستی تو ہے جسکی رحمت لمبی چوڑی قبول صورت جنت ہے، جس کی عقوبت وسیع و مہلکہ خیز دوزخ ہے، میری ہستی بعثت محمدؐ کی مصدق ہے جو رسول عربی، عبد حقیقی، برگزیدہ نبیؐ، شریف خصلت حبیب و خلیل ہیں، وہ حضرت بہترین عہد مگر کفر و بے عملی کے دور میں منصب نبوت پر متمکن ہوئے، بندوں پر رحم کرتے ہوئے، منت و کرم میں مزید ترقی دیتے ہوئے قدرت نے کلی پوری کردی، یعنی محمدؐ پر نبوت ختم کرکے حجت مستحکم کردی۔ حضرتؐ نے بھی لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے میں کوئی کمی نہیں کی بلکہ بھرپور جدوجہد کی، وہ حضرتؐ جملہ مومنین کے لئے شفیع ہمدرد، رحم دل، سخی پسندیدہ و برگزیدہ ولی تھے۔ رب رحیم قریب و مجیب و حکیم کی طرف سے محمد عربیؐ پر رحمت و تسلیم نیز برکت و تعظیم و تکریم کی بوچھار (کثرت) ہو۔

گروہ موجود! میرے ذریعہ سے تم لوگوں کے لئے رب قدیر کی وصیت، نبیؐ کریم کی سنت پیش ہورہی ہے، جس میں تم سب کے لئے نیز میرے لئے نصیحت و موعظت کے دفتر ہیں، تم پر فرض ہے کہ تم میں وہ ڈر موجود ہو جس سے خود تمہیں لوگوں کے دل کو سکون میسر ہو،

وہ خوف مخفی ہو جس کی موجودگی میں چشم نم سے سیل بہہ نکلے، وہ خوف وتقیہ ہو جو بوسیدگی کے دن سے پہلے ہی کل مہلکوں سے محفوظ کر دے، نیز روز محشر سے بے فکر کر دے، جب کہ نیکیوں کی تول وزنی، بدیوں کی تول سبک ہونے کی وجہ سے بشر کو عیش و عشرت کی زندگی نصیب ہوگی، تم لوگوں پر یہ بھی فرض ہے کہ خضوع و خشوع، توبہ و رجوع، ذلت و شرمندگی صورت سے معبود کی خدمت میں عرض و معروض و تملق کرو۔

نیز تم لوگ موقع کو غنیمت سمجھو، مرض سے پہلے صحت کی قدر کرو، پیر فرتوت ہونے سے پہلے پیری کی عزت کرو، فقیری سے پہلے دولت کی توقیر کرو، مشغولیت سے پہلے وقت فرصت کو مدنظر رکھو، سفر سے پیشتر حضر کی قدر کرو، مرنے سے پہلے زندگی کی حقیقت کو سمجھ لو، نہ معلوم کتنے ہوں گے جو ضعیف و کمزور و مریض بن چکے ہوں گے جن کی کیفیت یہ ہوگی، کہ خود طبیب تھکن محسوس کرنے لگیں گے، دوست بھی پرہیز کرنے لگیں گے، عمر ختم کے قریب ہوگی، عقل و فہم منہ موڑ چکے ہوں گے، کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہوں گے کہ یہ تو بنی ہوئی صورت ہے، جسم بھی مدقوق ہے، کہ یک بیک نزع کی کیفیت شروع ہوگی، نزدیک و دور کے سب لوگ موجود ہوں گے، مریض کے دیدوں کی گردش سلب ہو چکی ہوگی، ٹکٹکی بندھی ہوگی، جبین عرق ریز، بینی کج، تکلیف دہ چیخ میں سکون، بس نفس میں رنج و غم کی کیفیت محسوس ہو رہی ہوگی، بیوی رو پیٹ رہی ہوگی، بچے یتیم ہو رہے ہوں گے، لحد درست ہو رہی ہوگی، عزیزوں میں تفرقہ کی نیو پڑ رہی ہوگی۔ ترکہ کی تقسیم ہوتی ہوگی، مگر خود میت چشم و گوش سے بے تعلق ہوگی، نوبت یہ پہنچے گی کہ لوگ جسم کے حصے کھینچ کھینچ کر درست کر دیں گے، پھر بدن سے کپڑے دور کریں گے، یوں ہی برہنہ غسل دیں گے، پھر دھو پونچھ کر کسی چیز پر رکھ دیں گے، بعدہ کفن میں لپیٹیں گے، پہلے میت کی ٹھڈی کی بندش کریں گے، پھر قمیص دیکر سر پر پگڑی لپیٹ دیں گے، پھر تسلیم کر کے رخصت کریں گے، یعنی کسی تخت پر میت کو رکھ دیں گے، پھر " بغیر سجدے کے فریضہ" سے تکبیر کہہ کر سب لوگ سبک دوش ہوں گے، نیز میت کے لئے مغفرت طلب کریں گے، پھر زیب و زینت دیئے ہوئے گھر، مضبوط و مستحکم بنے ہوئے قصر، سربلند و مزین محل سے منتقل کر کے لحد بنی ہوئی قبر، پہلے سے درست کئے ہوئے گڑھے کے سپرد کر دیں گے، جس پر سنگ و خشت کو بہم کر کے چھت درست کر دیں گے، پھر کچھ مٹی کچھ ڈھیلے سے گڑھے کو بھر دیں گے، یہیں پر لوگ معبود کی خدمت میں حضوری کو یقینی سمجھیں گے، لیکن جو مردے کو بھول کر دیں گے، دوست ہمدم، ہم مشرب، عزیز، قریب، دفن سے پلٹنے کے بعد دوسرے دوست و رفیق ڈھونڈ لیں گے، مگر میت غریب بیکسی کے گھر میں گرو ہے، بلکہ قبر کے پیٹ میں لقمہ ہے، کیفیت یہ ہے کہ لحد کے کیڑے جس جسم پر دوڑ رہے ہیں، نتھنوں سے رطوبت بہہ رہی ہے، کیڑے مکوڑے گوشت و پوست کو چھلنی کر رہے ہیں، خون پی رہے ہیں، ہڈیوں کو بوسیدہ کر رہے ہیں، یوم محشر تک یہی صورت رہے گی، پھر صور پھونکنے کے وقت حشر و نشر کے لئے طلب ہوں گے، یہی تو وہ وقت ہے کہ قبروں کی جستجو ہوگی، سینے کے مخفی خزینے پیش ہوں گے، نبیؐ، صدیق، شہید، محشر میں طلب ہوں گے، پھر رب قدیر کی طرف سے جو کہ خبیر و بصیر ہے سب کے فیصلے ہوں گے۔ ملک عظیم کے پیش نظر جو ہر چھوٹی بڑی چیز سے مطلع ہے، محشر کے زبردست، پرہول موقف میں نہ معلوم کتنے زندگی کش شیون بلند ہوں گے، نہ معلوم کتنی دبی ہوئی حسرتیں پوری ہوں گی، یہی وہ وقت ہے جب کہ گلے گلے پسینہ میں سب غرق ہوں گے، جہنم کے شعلے ہر طرف سے

گھیرے ہوں گے، چشم حسرت سے مسلسل جھڑی بندھنے کے بعد بھی رحمت کے در مسدود، چیخیں بے سود، دلیلیں مردود ہوں گی۔

جزم حد کو ہو نچ چکے ہوں گے، دفتر عمل کھلے رکھے ہوں گے پیش نظر برے عمل ہوں گے، چشم مجرم نظری لغزش کی، دست ظلم تعدی کے، قدم غلط روش کے، جلد بدن غیر محرم سے ملنے کے، جسم کے مخفی حصے لمس و تقبیل کے خود بخود مقر ہوں گے، ختم حجت کے بعد طوق در گردن، دست بہ زنجیر کھینچتے کھینچتے دوزخ کی طرف لے چلیں گے، پھر رب وشدت کی معیت میں جہنم کے سپرد کر دیں گے، پس طرح طرح کی عقوبتیں شروع ہوں گی، پینے کے لئے خون، پیپ پیش کریں گے، جسکی وجہ سے صورت جھلسی ہوئی معلوم ہوگی، جسم کی جلد گل گل کے گر رہی ہوگی، لوہے کے گرز سے فرشتے پیٹ رہے ہوں گے، جلد بدن جل جل کے گرتی ہوگی، دوسری نئی منتی ہوگی بدنصیب کے رونے پیٹنے کی طرف سے جہنم کے موکل فرشتے بھی منہ پھیرے ہوں گے، غرض کہ یوں ہی غیر معین مدت تک چیخ نیز شرمندگی کی کیفیت میں بسر ہوگی۔

ہم رب قدیر سے ہر طرح کے فتنہ وشر سے طلب حفظ کرتے ہیں، وہ جن لوگوں سے خوش ہو کر جس مقبولیت کی صف میں جگہ دئے ہوئے ہے، ہم بھی کچھ ویسی ہی مغفرت ومقبولیت کے متمنی ہیں، کیوں کہ وہی ہستی ہم سب کے ہر مقصود ومطلب کی متکفل ہے، بے شک جو لوگ معبود کی عقوبتوں سے بچ گئے وہ عزت معبودی کے طفیل سے جنت میں پہنچیں گے، سر بلند و مستحکم محلوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹھہریں گے، جس جگہ عیش وعشرت کے لئے حوریں ملیں گی خدمت کے لئے نوکر موجود ہوں گے، شیشہ وخم گردش میں ہوں گے، مقدس منزلوں میں مقیم ہوں گے، نعمتوں میں کروٹیں بدلتے ہوں گے، تسنیم وسلسبیل کو مطمئن ہو کر پیتے ہوں گے، جس کے ہر جرعے طرح طرح کی خوشبوؤں میں بسے ہوں گے، یہ سب چیزیں ہمیشہ کی ملکیت ہوں گی، جس میں سرور گی حس قوی ہوگی، ہرے بھرے چمن میں مے نوشی ہوگی، نہ کوئی دردِ سر کی تکلیف ہوگی، نہ کوئی دوسری زحمت ہوگی۔

مگر یہ منزلت خوف وخشیت سے متصف لوگوں کی ہے، جو نفس کی سرکشیوں سے ہر وقت خطرے میں رہتے ہیں، بے شک جو لوگ حق کے منکر ہوں، مذکورہ حقیقتوں کو بھولے بیٹھے ہوں، معصیت کوشی میں نڈر ہوں، پر فریب نفس کے دھوکے میں پڑے ہوں، وہ معبود حقیقی کی طرف سے عقوبت کے مستحق ہیں، کیوں کہ درست فیصلہ، معتدل حکم یہی ہے۔ دیکھو سب سے بہتر قصہ، سب سے کھری نصیحت، حکیم مطلق کی تنزیل ہے، جسے جبریل پہلے سے رہبر کل حضرت محمدؐ کے قلب محترم کے سپرد کر چکے ہیں، مکرم ونیک منش سفیروں کی طرف سے حضرتؐ پر درود و رحمت ہو، ہم ہر لعین ورجیم دشمن کے شر سے بچنے کے لئے رب علیم، رحیم وکریم سے مدد طلب کرتے ہیں، تم لوگ بھی تضرع کرو۔ گریہ میں مشغول رہو، نیز تم میں ہر شخص جو نعمت رب سے بہرہ ور ہے، خود نیز میرے لئے طلب مغفرت کرے، بس میرے لئے رب قدیر کی ہستی بہت ہے۔

میرزا جمال ۱۵/ فروری ۲۰۰۶ء